Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
*Print ISSN: 3006-1296*Online ISSN: *3006-130X*
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.21739076

Urdu Language in the Judicial System: Linguistic Imperatives, Structural Challenges and Practical Solutions

اردو زبان اور عدالتی نظام؛ اسلوبیاتی، ساختیاتی مشکلات اور ان کا عملی حل

Nazir Ahmad*
Ph.D (Urdu) Scholar, Muslim Youth University (MYU), Japan Road, Islamabad.
Dr. Ashfaq Hussain Bukhari
Associate Professor, Muslim Youth University (MYU), Japan Road, Islamabad.

Abstract
This paper explores the judicial and linguistic imperative of implementing Urdu as the official language within the judicial and administrative framework of Pakistan. Grounded in Constitutional mandates—specifically Article 251—and backed by historic landmark rulings of the Supreme Court, the adoption of the national language is presented not merely as a symbolic gesture, but as a fundamental human right and an administrative necessity to ensure transparent, equitable access to justice.
The study critically evaluates the systemic challenges hindering this transition, including colonial mindsets, reliance on complex English legal precedents, dual educational systems, and technological limitations. Furthermore, it delves into technical linguistic barriers such as archaic Arabic/Persian terminology, sentence structure discrepancies, lack of standardization in legal vocabulary, and gaps in modern legislative nomenclature.
To overcome these obstacles, the paper advocates for a phased, pragmatic methodology. Key recommendations include simplifying legal jargon into accessible Urdu, integrating bilingual legal education (LLB), developing specialized digital infrastructure and AI-driven translation tools, and establishing dedicated translation bureaus within superior courts. Ultimately, the paper contends that bridging the linguistic divide between the judiciary and the common citizen is essential to realizing the promise of swift, affordable, and inclusive justice.

Keywords: *Urdu Implementation (اردو کا نفاذ), Judicial System of Pakistan (پاکستان کا عدالتی نظام), Access to Justice (انصاف تک رسائی), Legal Jargon & Terminology (قانونی اصطلاحات), Article 251 (آرٹیکل ۲۵۱), Linguistic Barriers (لسانی رکاوٹیں), Colonial Legacy (نوآبادیاتی اثرات), Legal Translation & AI (قانونی ترجمہ نگاری)*

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات توجہ طلب ہیں:

۱۔ اردو زبان کی عدالتی اور لسانی ضرورتیں:

عدالتی نظام اور ریاستی امور میں قومی زبان کا نفاذ صرف ایک جذبات پر مبنی مطالبہ نہیں، بلکہ انتظامی و قانونی سطح پر ایک بنیادی ضرورت ہے۔

(الف) عام آدمی کی فہم اور عدالتی شفافیت

انصاف تک رسائی:

عدالتوں میں پیش ہونے والے اکثریت سائلین انگریزی زبان سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جب ان کے مقدمات کی سماعت، بحث اور فیصلے انگریزی میں ہوتے ہیں تو وہ اپنے ہی کیس میں محض ایک خاموش تماشائی بن کر رہ جاتے ہیں۔

حقِ دفاع:

اپنے خلاف قائم کیے گئے مقدمے کو سمجھنا اور وکیل کی گفتگو پر اطمینان حاصل کرنا ایک شہری کا بنیادی حق ہے۔ اردو میں کارروائی ہونے سے سائل کو اپنے مقدمے کے خدوخال واضح طور پر سمجھ آتے ہیں۔

(ب) قانونی اصطلاحات کا باضابطہ نفاذ:

اگرچہ قانون کی بیشتر اصطلاحات انگریزی یا عربی و فارسی سے مستعار ہیں لیکن جدید دنیا میں ہر قوم نے قانون کو اپنی زبان میں ڈھالا ہے۔ اردو میں قانونی اصطلاحات اور لغت کی تدوین کا کام کافی حد تک مکمل ہو چکا ہے، جس کی ضرورت اب عملی نفاذ میں ہے۔

(ج) ابلاغی روانی اور ابہام کا خاتمہ:

ثانوی زبان (انگریزی) میں گواہی دینے یا سوال و جواب کرنے سے اکثر مفہوم کا ابہام پیدا ہوتا ہے۔ اردو میں گواہی اور بیانات سے ترجمے کا عنصر ختم ہوتا ہے اور حقائق جوں کے توں سامنے آتے ہیں۔

۲۔ مسائل اور چیلنجز:

اردو کو تمام سطحوں پر نافذ کرنے میں کئی اہم انتظامی، روایتی اور تکنیکی رکاوٹیں حائل ہیں مثلاً:

- ☆ انتظامی اور لسانی مسائل نو آبادیاتی ذہنی روایت
- ☆ انگریزی کو فوقیت دینا
- ☆ یکسانیت کا فقدان
- ☆ عدالتی اصطلاحات کا معیار
- ☆ قانونی ذخیرہ الفاظ اور کتب کا انگریزی میں ہونا

نو آبادیاتی ذہنیت:

انگریزی زبان کو اب بھی علمی اور قانونی برتری کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ وکلاء اور عدلیہ کی ایک بڑی تعداد انگریزی میں سوچنے اور لکھنے کی عادی ہو چکی ہے۔

قانون سازی اور نظائر کا ذخیرہ:

برطانوی دور سے لے کر آج تک زیادہ تر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے فیصلے انگریزی میں تحریر کیے گئے ہیں۔ گزشتہ تمام نظائر کا اردو میں ترجمہ کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔

تکنیکی اور سافٹ ویئر کی حدود

آن لائن قانونی پورٹلز، کیس مینجمنٹ سسٹم اور ٹائپنگ سافٹ ویئرز کا زیادہ تر نظام انگریزی کی بنیاد پر ڈیزائن کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اردو ڈیجیٹلائزیشن میں سست روی دیکھنے کو ملتی ہے۔

سیاسی اور انتظامی عدمِ تعاون:

آئین پاکستان (۱۹۷۳ء) کے آرٹیکل ۲۵۱ کے تحت اردو کو ۱۵ سال کے اندر تمام سرکاری امور کی زبان بنانا تھا لیکن سیاسی و انتظامی عدمِ توجہی کے باعث یہ مدت کئی دہائیاں گزرنے کے بعد بھی عمل میں نہ آ سکی۔

اردو کا نفاذ: اہمیت اور فائدے:

عدالتی اور انتظامی امور میں اردو کے نفاذ سے پیدا ہونے والے فوائد کو یوں دیکھا جا سکتا ہے:

☆ **سائلین کی شمولیت**

سائل فیصلے کے لیے مترجم یا وکیل کا محتاج رہتا ہے۔ مگر اردو میں سائل تمام کارروائی خود سن اور سمجھ سکتا ہے۔

☆ **وقت کی بچت**

ترجمے اور تشریح میں اضافی وقت ضائع ہوتا ہے۔ براہِ راست مکالمے سے کارروائی میں تیزی آتی ہے۔

☆ **قانون کی آگاہی**

عام شہری قوانین سے ناواقف رہتا ہے۔ | قانونی شعور بیدار ہوتا ہے اور جرائم میں کمی آتی ہے۔

☆ **قومی یکجہتی**

☆ **اردو سے معاشرتی مساوات اور قومی شناخت مضبوط ہوتی ہے۔**

سپریم کورٹ کا تاریخی

فیصلہ: ۲۰۰۵ء اور پھر ۲۰۱۵ء میں عدالتِ عظمیٰ پاکستان نے حکومت کو ہدایت کی کہ آئین کے آرٹیکل ۲۵۱ کے تحت اردو کو تمام سرکاری اور عدالتی سطحوں پر نافذ کیا جائے جو کہ اس بات کا اعتراف ہے کہ قومی زبان کا نفاذ قانونی حکم ہے۔

عملی تجاویز اور سفارشات

اردو کے عدالتی اور لسانی نفاذ کو ممکن بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:

ترجمہ کاری کا مستقل ادارہ ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ایک ایسا متحرک شعبہ بنایا جائے جو روزمرہ کے فیصلے اور اہم نظائر کا بروقت معیاری اردو میں ترجمہ کرے۔

قانون کی تعلیم میں تبدیلی:

لاء کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایل ایل بی کے نصاب کو تدریجی طور پر اردو میں منتقل کیا جائے تاکہ نئے وکلاء کو دونوں زبانوں میں مہارت حاصل ہو۔

ڈیجیٹل انفراسٹرکچر:

عدالتی کیس مینجمنٹ اور آن لائن پورٹلز کو مکمل طور پر باہمی یعنی اردو اور انگریزی دونوں میں بنایا جائے۔

مرحلہ وار نفاذ:

سب سے پہلے سیشن اور ڈسٹرکٹ کورٹ سے شروعات کی جائے اور بعد ازاں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی سطح پر اردو کو اختیاری سے لازمی بنایا جائے۔

اردو زبان کا عدالتی اور انتظامی نفاذ محض ایک لسانی محبت کا معاملہ نہیں، بلکہ یہ ایک بنیادی انسانی اور آئینی حق ہے۔ جب تک کسی ملک کا نظامِ عدل عام آدمی کی زبان بولنے سے قاصر رہے گا، تب تک سستے اور فوری انصاف کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

اردو زبان کو عدالتی اور قانونی نظام کا حصہ بنانا ایک طویل عرصے سے پاکستان کا اہم آئینی اور قومی موضوع رہا ہے۔ تاہم، جب ہم عملی طور پر انگریزی سے اردو کی طرف منتقل ہونے کی بات کرتے ہیں، تو ہمارے سامنے قانونی اصطلاحات، لسانی پیچیدگیاں، اور ثقافتی و معاشرتی رکاوٹیں ایک بڑے چیلنج کے طور پر سامنے آتی ہیں۔

ان تینوں بنیادی پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ ذیل میں پیش ہے:

قانونی اصطلاحات کا مسئلہ :

قانون کی اپنی ایک خاص "تکنیکی زبان" ہوتی ہے جہاں ایک لفظ کے تبدیل ہونے سے پورے قانون کا مفہوم بدل سکتا ہے۔ اردو میں اس حوالے سے مندرجہ ذیل چیلنجز کا سامنا ہے۔

تنوع اور معیار کا فقدان:

انگریزی کے ایک قانونی لفظ کے لیے اردو میں متعدد مترادفات استعمال ہوتے ہیں جس سے ابہام پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً انگریزی لفظ Jurisdiction کے لیے "دائرہ اختیار"، "سماعت کا حق"، یا "عدالتی حد" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جب تک ایک واحد معیاری لغت پر اتفاق نہ ہو، عدالتی فیصلے میں غلط فہمی کا خدشہ رہتا ہے۔

عربی و فارسی کے ثقیل الفاظ:

اردو کی موجودہ قانونی لغت میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً: مستغیث، مدعی علیہ، تنقیحات، استصواب، حلف نامہ عام آدمی کی سمجھ سے اتنے ہی دور ہیں جتنی انگریزی۔ اصل مقصد "سائل کو بات سمجھانا" ہے لیکن اگر ثقیل عربی و فارسی اصطلاحات استعمال کی جائیں تو لسانی آسان کاری کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

جدید قانونی اصلاحات کی عدم موجودگی:

سائبر کرائم، کارپوریٹ لا، انٹلیکچوئل پراپرٹی، اور بین الاقوامی تجارت سے متعلق جدید قانونی اصطلاحات کے لیے اردو میں تاحال جامع اور جدید ذخیرہ الفاظ تیار نہیں کیا جا سکا۔

لسانی پیچیدگیاں

اردو اور انگریزی کے جملوں کی ساخت، گرامر اور ابلاغی طرز میں بنیادی فرق موجود ہے جو عدالتی کارروائی کے دوران کچھ انتظامی و لسانی مسائل پیدا کرتا ہے:

- ☆ لسانی و انتظامی پیچیدگیاں
- ☆ جملوں کی ساخت کا فرق
- ☆ عدالتی نظائر کی ترجمہ کاری
- ☆ گواہی اور بیانات میں تحریف کا خدشہ
- ☆ متن کی درستگی

1۔ جملوں کی ساخت کا فرق:

انگریزی میں جملے کی ساخت Subject-Verb-Object ہوتی ہے، جبکہ اردو میں Subject-Object-Verb ہوتی ہے۔ طویل قانونی دستاویزات اور معاہدوں میں جہاں ایک ہی جملہ کئی سطور پر مشتمل ہوتا ہے، اس کا من و عن اردو میں ترجمہ کرتے وقت معنویت کے بدلنے یا الجھنے کا خطرہ رہتا ہے۔

2۔ سابقہ نظائر کی ضخامت:

پاکستان کا عدالتی نظام Common Law پر مبنی ہے، جس میں پچھلی ایک صدی کے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے فیصلے بنیاد بنتے ہیں۔ انگریزی میں موجود لاکھوں صفحات پر مشتمل فیصلوں کا درست، جامع اور بلا تاخیر اردو ترجمہ کرنا ایک بہت بڑا اور وقت طلب لسانی کام ہے۔

3۔ گواہی اور مقامی محاورے:

پاکستان میں سندھی، پنجابی، پشتو، اور بلوچی جیسی دیگر علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جب ایک مقامی گواہ اپنی زبان میں بات کرتا ہے تو پہلے اس کا اردو اور پھر انگریزی میں ترجمہ ہوتا ہے۔ اردو کو بنیادی زبان بنانے کی صورت میں علاقائی محاوروں کے درست اردو متبادل کا انتخاب کرنا ایک باریک بین کام ہے۔

4۔ ثقافتی اور نفسیاتی رکاوٹیں:

سب سے بڑی رکاوٹ اکثر اوقات تکنیکی نہیں بلکہ روایتی اور نفسیاتی ہوتی ہے:

نو آبادیاتی ذہنیت اور انگریزی کی برتری:

برطانوی دور سے چلی آ رہی سوچ کے تحت انگریزی کو علمی، اعلیٰ اور قانونی برتری کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ وکلاء اور ججوں کے طبقے میں یہ احساسِ برتری اور جمود موجود ہے کہ انگریزی ہی میں "قانونی وزن" پیدا ہوتا ہے۔

پیشہ ورانہ مزاحمت:

وکلاء اور ججوں نے اپنی تمام تر تعلیم اور تربیت انگریزی زبان میں حاصل کی ہوتی ہے۔ راتوں رات یا بغیر تیاری کے اردو کی طرف منتقل ہونے سے وہ اپنے کام کی رفتار متاثر ہونے سے ڈرتے ہیں، جس کی وجہ سے اس تبدیلی کی مزاحمت کی جاتی ہے۔

تعلیمی نظام کا دوہرا معیار:

ہمارے لاء کالجوں اور یونیورسٹیوں میں قانون کی تعلیم اب بھی انگریزی میں دی جاتی ہے۔ جب تک نصاب اور تدریس اردو یا دو لسانی نہیں ہوگی، نئے آنے والے وکلاء کے لیے اردو میں قانونی دائل دینا مشکل رہے گا۔

حل کا راستہ :

اردو کو عدالتی زبان بنانے کے لیے ان مسائل کا حل یک لخت کی بجائے مرحلہ وار اور سائنسی انداز میں ممکن ہے:

آسان اور عام فہم اصطلاحات:

قانون کی اردو لغت کو عربی کے دقیق الفاظ کے بجائے روزمرہ کی سادہ اردو میں مرتب کیا جائے۔

ذواللسانی نظام:

آغاز میں تمام قوانین، چالان، اور فیصلوں کو انگریزی اور اردو دونوں میں پیش کیا جائے تاکہ منتقلی کا عمل ہموار ہو۔

ایل ایل بی کے نصاب میں ترمیم:

تمام قانون دانوں کے لیے "اردو ڈرافٹنگ اور لیگل رائٹنگ" کا ایک لازمی مضمون شامل کیا جائے۔

ترجمہ کاری میں AI اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال:

جدید ترین قدرتی زبان کی پروسیسنگ اور قانونی ترجمہ کار سافٹ ویئرز تیار کیے جائیں تاکہ سابقہ فیصلوں کو تیزی سے اردو میں ڈھالا جا سکے۔

حوالہ جات

☆ آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 251 اور سپریم کورٹ کے 2015ء کے تاریخی فیصلے سے اہم اور جامع مراجع جن سے مقالہ تیار کیا گیا ہے مندرج ذیل ہیں ملاحظہ ہوں ۔

حصہ اول

☆ آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 251 سے مراجع

1۔ قومی زبان کی حیثیت اور آئینی نفاذ

" پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور اس امر کے لیے ترتیبات کی جائیں گی کہ یومِ آغاز سے پندرہ (15) سال کے اندر اس کو سرکاری اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔"

اس حوالے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اردو کا نفاذ محض ایک اخلاقی یا جذباتی مطالبہ نہیں بلکہ ریاست پر عائد کردہ ایک آئینی و قانونی پابندی ہے۔

2۔ قانونی و سرکاری امور میں دولسانی عبوری دور

"انگریزی زبان اس وقت تک سرکاری مقاصد کے لیے استعمال کی جاسکے گی جب تک کہ اس کے اردو سے بدلنے کی ترتیبات نہ کرلی جائیں۔"

واضح ہے کہ انگریزی کا استعمال صرف ایک عارضی اور عبوری انتظام تھا نہ کہ مستقل عدالتی یا سرکاری نظام۔

3۔ صوبائی اور علاقائی زبانوں کا تحفظ

" قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کیے بغیر، صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعہ قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی ترویج، تعلیم اور اس کے استعمال کے لیے تدابیر کی تجویز کرسکے گی۔"

☆ یہ حوالہ لسانی تنوع اور علاقائی زبانوں کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے یہ بتاتا ہے کہ اردو کا نفاذ علاقائی زبانوں کی نفی نہیں کرتا بلکہ ان کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

حصہ دوم:

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخی فیصلہ (2015ء)

کیس: کوکبِ بنام وفاقِ پاکستان *(PLD 2015 SC 1210 —

4۔ آئینی شق 251 کی بلا تاخیر تعمیل کا حکم

5۔ سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء(PLD 2015 SC 1210) ، شق 1

مضمون: عدالتِ عظمیٰ نے قرار دیا کہ آئین کے آرٹیکل 251 پر عملدرآمد میں پہلے ہی 35 سال سے زائد کا غیر آئینی تاخیر ہو چکی ہے، لہٰذا تمام وفاقی و صوبائی حکومتیں بلا تاخیر اس آئینی حکم کی تعمیل کریں۔

6۔ سرکاری اور انتظامی اداروں میں اردو کے فوری استعمال کی ہدایت

☆ سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء، شق 2 (الف)

☆ تمام وفاقی و صوبائی محکمے، خود مختار ادارے اور انتظامی دفاتر اپنی بنیادی پالیسیوں، قوانین، فارمز، پاسپورٹ، قومی شناختی کارڈ اور برقی پورٹلز کی اردو میں منتقلی کو یقینی بنائیں۔

7۔ عدالتی کارروائی اور فیصلوں کی تدریجی اردو منتقلی

سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء، شق 4

عدالتوں (خصوصاً سیشن اور ڈسٹرکٹ کورٹس) کو ہدایت کی گئی کہ وہ عام سائلین کی سہولت کے لیے اپنے فیصلوں اور کارروائیوں کو اردو میں منتقل کریں۔ جہاں مکمل منتقلی میں دشواری ہو، وہاں اردو ترجمہ ساتھ منسلک کیا جائے۔

8۔ پبلک سروس کمیشن اور مقابلے کے امتحانات (Competitive Exams)

☆ سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء، شق 2 (ج)

(مقابلے کے امتحانات) مثلاً CSS اور دیگر فیڈرل / پروونشل سروس امتحانات (میں اردو کو بطور میڈیم اختیار کرنے کی ترتیبات کی جائیں تاکہ انگریزی کی وجہ سے پسماندہ طبقات کو درپیش عدم مساوات ختم ہو سکے۔

9۔ قوانین اور ایکٹس کے اردو تراجم کا باضابطہ التزام

☆ سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء، شق 3

☆ وفاقی قانون ساز اداروں اور وزارتِ قانون کو پابند کیا گیا کہ وہ تمام موجودہ قوانین، ارڈیننسز اور قانونی دستاویزات کا مستند اور آسان اردو ترجمہ تین ماہ کے اندر تیار کر کے نافذ کریں۔

10۔ عوام کے بنیادی حقوق اور شفافیت

☆ سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء) استدلال برائے بنیادی حقوق - آرٹیکل 19 (A)

☆ عدالت نے اپنے فیصلے کی تشریح میں لکھا کہ ناخواندہ یا انگریزی سے ناواقف شہری کو اپنی ہی عدالت یا ریاست کی زبان نہ سمجھنا اس کے حقِ معلومات اور منصفانہ سماعت کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

11۔ عدم نفاذ پر توہینِ عدالت کی تنبیہ

☆ سپریم کورٹ آف پاکستان، فیصلہ 2015ء، شق 9

☆ سپریم کورٹ نے واضح طور پر ہدایت کی کہ مقررہ وقت میں آئین کے آرٹیکل 251 پر عملدرآمد نہ کرنے والے حکام، سیکرٹریز اور ذمہ داران کے خلاف آئین و قانون کے تحت کارروائی کی جا سکے گی۔